بعثت نبوی ﷺ کے واقعات میں اختلاف واشتراک

تحقیق وتجزیہ

Agreement and Disagreement in the Events of the Prophethood of the Holy Prophet (PBUH) ---Research and Analysis

محمد منیر: پی ایچ ڈی سکالر، ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
ڈاکٹر حافظ حسن مدنی: اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

Abstract:
Difference and combination in the incidents of Prophetic appointment of Rasool Allah : research and analysis.There is no disagreement in most dictums about the prophetic appointment of Rasool Allah (p. B. U. H) .However there are very rare narrations which described minor disagreement in the partial of prophetic appointment of Rasool Allah (p. B. U. H.),in this regard there is initiative of prophethood of Rasool Allah., the age of Rasool Allah at the time of first (divine) revelation, creation of Hazrat Adam and the announcement of Prophethood by Rasool Allah(p.b.u.h). It has been explained in this article that Allah Almighty took the oath from all His Prophets to verify and follow the prophethood of Rasool Allah (p. B. U. H.)Then all prophets conveyed this oath to all people. So it can be conclusion that Rasool Allah bestowed with prophethood before all messengers, but your prophetic appointment took place after all of them. Moreover some disagreed narrations about some parts of prophetic appointment although are verified and correct but there could be such coincidence among them through which disagreement be eliminated.

Keywords: narrations, disagreement, appointment, combination, oath, verify, coincidence, eliminated.

رسول اکرم ﷺ کی بعثت کے واقعات سے متعلقہ بیشتر مرویات میں کوئی اختلاف نہیں۔تاہم چند روایات ایسی ہیں جن میں بعثت کے واقعات کی جزئیات میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔اس ضمن میں ابتداء نبوت، پہلی وحی کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک، تخلیق آدم علیہ السلام اور حضورؐ کی نبوت کا اظہار وغیرہ سے متعلقہ روایات میں سے بعض ایسی ہیں جو بعثت نبویؐ کی جزئیات میں کچھ اختلاف کا ذکر کرتی ہیں۔

اس کی تفصیل و تحقیق اور تجزیہ، نیز ان کے مابین تطبیق آئندہ سطور میں بیان کی جائے گی۔

نبوت سے سرفرازی:

اللہ تعالیٰ نے امام کائنات، سید المرسلین محمد ﷺ کو پوری کائنات کے انسانوں کی طرف آخری پیغمبر بنا کر بھیجا۔ جبکہ آپ ﷺ سے پہلے انبیاء کرام کسی خاص زمانے میں، خاص علاقے کے افراد کی طرف مبعوث ہوتے تھے۔ آپؐ کی شریعت ورسالت قیامت تک کے لیے ہے۔ آپؐ رحمۃ للعلمین ہیں اور آپ ﷺ کا اسوہ حسنہ کائنات کے تمام لوگوں کے لیے واجب الاطاعت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.[1]

"تحقیق رسول اللہ ﷺ میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے"۔

صحاح ستہ میں بعثت نبوی کی روایات:

امام بخاریؒ نے صحیح البخاری کتاب "مناقب الانصار" باب "مبعث النبی ﷺ" میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت بیان کی ہے جس کو امام احمدؒ نے بھی مسند احمد میں بیان کیا ہے کہ چالیس سال کی عمر میں بعثت ہوئی، تیرہ سال مکہ رہے، دس سال مدینۃ الرسولؐ میں اور کل عمر مبارک تریسٹھ سال ہوئی۔

"«أنزل على رسول الله ﷺ وهو ابن أربعين، فمكث بمكة ثلاث عشرة سنة، ثم أمر بالهجرة فهاجر إلى المدينة، فمكث بها عشر سنين، ثم توفي ﷺ»".[2]

"چالیس سال کی عمر میں رسول اللہ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ آپؐ تیرہ سال مکہ میں رہے، پھر آپؐ کو ہجرت کا حکم ہوا تو آپؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ وہاں آپؐ نے دس سال گزارے اور پھر اللہ کو پیارے ہو گئے"۔

جبکہ کتاب "مناقب الانصار" باب ہجرۃ النبیؐ واصحابہ الی المدینۃ" میں بھی اسی مضمون کی روایت ہے۔

"«بعث رسول الله ﷺ لأربعين سنة، فمكث بمكة ثلاث عشرة سنة يوحى إليه، ثم أمر بالهجرة فهاجر عشر سنين، ومات وهو ابن ثلاث وستين»".[3]

" رسول اللہ ﷺ کی چالیس سال کی عمر میں بعثت ہوئی، تیرہ سال آپؐ نے مکہ گزارے اور آپؐ پر وحی نازل ہوتی رہی، پھر آپ کو ہجرت کا حکم ملا تو آپؐ نے ہجرت کی اور دس سال (مدینہ میں) رہے اور جب آپؐ دنیا سے رخصت ہوئے تو آپؐ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی"۔

ابوداؤدؒ نے سنن ابی داؤد کتاب السنۃ، باب فی التخییر بین الانبیاء علیھم السلام" میں ابوہریرہؓ سے مروی روایت کو بیان کیا ہے کہ جب ایک یہودی نے یہ الفاظ کہے:

"والذي اصطفى موسى فرفع المسلم يده فلطم وجه اليهودي فذهب اليهودي إلى رسول الله ﷺ فأخبره فقال النبي ﷺ: «لا تخيروني على موسى، فإن الناس يصعقون، فأكون أول من يفيق فإذا موسى باطش في جانب العرش، فلا أدري أكان ممن صعق فأفاق قبلي، أو كان ممن استثنى الله عز وجل»".[4]

"اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو منتخب کیا، پس ایک مسلمان نے ایک یہودی کو تھپڑ مارا، وہ یہودی نبی ﷺ کے پاس آیا اور شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: تم مجھ کو موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح مت دو کیونکہ جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو مجھے سب سے پہلے افاقہ ہوگا۔ میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام، اللہ کے عرش کے ساتھ ہاتھ پھیلائے کھڑے ہوں گے۔ مجھے معلوم نہیں ہو سکے گا کہ وہ بھی بے ہوش ہوئے ہوں گے یا مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے ہوں یا اللہ نے ان کو اس بے ہوشی سے مستثنیٰ قرار دیا ہو"۔

جبکہ ابوداؤدؒ نے سنن ابی داؤد، کتاب السنہ، باب "فی التخییر بین الانبیاء علیھم السلام" میں حضور ﷺ کا ایک اور فرمان اس طرح بیان کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"«أنا سيد ولد آدم، وأول من تنشق عنه الأرض، وأول شافع وأول مشفع»".[5]

" میں اولاد آدمؑ کا سردار ہوں، میری قبر سب سے پہلے کھولی جائے گی، میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی"۔

امام مسلمؒ نے بھی صحیح مسلم "کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا علی جمیع الخلائق" میں اسی مضمون کی روایت کو بیان کیا ہے۔

"«أنا سيد ولد آدم يوم القيامة، وأول من ينشق عنه القبر، وأول شافع وأول مشفع»".[6]

" قیامت کے دن بھی میں اولاد آدمؑ کا سردار ہوں گا، میری قبر سب سے پہلے کھولی جائے گی، میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہو گی"۔

مسند احمد میں بعثت سے متعلقہ مرویات:

نبوت کے بارے میں مسند احمد کی روایات کا جائزہ حسب ذیل ہے:

"عن عرباض بن سارية، قال: قال رسول الله ﷺ : " إني عبد الله لخاتم النبيين، وإن آدم عليه السلام لمنجدل في طينته، وسأنبئكم بأول ذلك دعوة أبي إبراهيم، وبشارة عيسى بي، ورؤيا أمي التي رأت، وكذلك أمهات النبيين ترين".[7]

"عرباض بن ساریہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں اس وقت بھی اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین تھا جب کہ آدم علیہ السلام ابھی گارے میں ہی لتھڑے ہوئے تھے، اور میں تمہیں اس کی ابتداء بتاتا ہوں، میں اپنے جد امجد ابراہیم علیہ السلام کی دعاء، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا خواب ہوں اور اسی طرح تمام انبیاء کرام کی مائیں خواب دیکھا کرتی تھیں"۔

حضور ﷺ کی نبوت کی ابتداء کے بارے میں مسند احمد کی دیگر روایات مسند ابن عباسؓ، مسند بصریین، مسند خلفاء راشدینؓ، اور مسند الشامین میں موجود ہیں۔[8]

عبداللہ بن عباسؓ کی روایت کے مطابق حضور ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال بتائی گئی اور حضورؐ تیرہ برس مکہ میں مقیم رہے۔ دس سال مدینہ اور عمر مبارک سال لکھی ہے۔ جب کہ مسند ابن عباسؓ کی ایک دوسری روایت میں نبیؐ پر باقاعدہ نزول وحی کا سلسلہ تواتر سال میں لکھا ہے۔ دس سال مکہ، دس سال مدینہ عمر مبارک تریسٹھ سال لکھی۔ جب کہ تیسری میں چالیس سال کی عمر میں نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا لکھا ہے۔ جبکہ چوتھی روایت میں چالیس سال کی عمر میں وحی کا آغاز ہوا۔ ان تمام روایات میں جو کہ ابن عباسؓ ہی کی ہیں چالیس سال کی عمر میں بعثت ملنے اور وحی کے آغاز کا ذکر ہوا ہے سوائے ایک حدیث کے جس میں وحی کا باقاعدہ آغاز سال کی عمر میں لکھا ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:-

"عن ابن عباس أنزل على النبي ﷺ وهو ابن ثلاث وأربعين، فمكث بمكة عشرا، وبالمدينة عشرا، وقبض وهو ابن ثلاث وستين".[9]

"ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو تنتالیس سال کی عمر میں نبوت ملی، دس سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں قیام فرمایا، تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی"۔

اس حدیث میں غالباً باقاعدہ آغاز جو فترۃ الوحی کے بعد کا ہے اس کو مدنظر رکھا گیا۔ کیونکہ پہلی وحی کے بعد فترۃ الوحی کا زمانہ ہے جس میں اگرچہ مدت کے بارے اختلاف ہے۔ دوسری بات یہ کہ کھلم کھلا تبلیغ یعنی اعلانیہ تبلیغ کا حکم بھی بعثت کے تیسرے سال ملا، تو اگرچہ مکی زندگی جمہور کے نزدیک بعثت کے بعد تیرہ سال ہے، مدینہ میں قیام دس سال ہے، عمر مبارک سال ہے۔ اس پر اجماع ہے اور اختلاف نہیں ہے تو اس لحاظ سے اس حدیث کا دوسری حدیثوں سے جو ظاہری تعارض ہے وہ خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔

مسند البصریین میں جو حضرت میسرہؓ کی روایت ہے جس میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کا تذکرہ میسرہؓ کے سوال کے جواب میں فرمایا، وہ اس طرح ہے :

"عن ميسرة الفجر، قال: قلت: يا رسول الله، متى كتبت نبيا؟ قال: " وآدم بين الروح والجسد".[10]

"میسرہؓ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ: آپؐ کو نبوت کب ملی؟ آپؐ نے فرمایا: جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے"۔

اس حدیث میں حضور ﷺ کو نبی منتخب کرنے کے بارے میں بیان فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام پیدا بھی نہ ہوئے تھے تو اس وقت مجھے نبی بنایا گیا۔ جبکہ مسند الشامین میں جو حضرت عرباض بن ساریہؓ کی روایات ہیں جن میں فرمایا ہے کہ: میں اس وقت بھی اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین تھا جب کہ حضرت آدمؑ ابھی گارے میں ہی لتھڑے ہوئے تھے، اور میں تمہیں اس کی ابتداء بتاتا ہوں، میں ابراہیمؑ کی دعا عیسیٰؑ کی بشارت اور اپنی ماں کا خواب ہوں۔ اسی طرح حضرت عرباضؓ سے ہی مروی دیگر احادیث میں بھی اسی طرح کا مضمون بیان ہوا ہے۔

کتب سیرت میں بعثت سے متعلقہ روایات:

ابن اسحاقؒ نے اپنی کتاب "سیرت ابن اسحاق" میں حضور ﷺ کی بعثت کے متعلق لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیھم السلام سے نبی کریمؐ کی بعثت و نبوت کی تصدیق وتائید کا وعدہ لیا تھا، پھر انھوں نے اس عہد کو ان لوگوں تک پہنچادیا تھا جو ان دونوں کتابوں (تورات اور انجیل) کے حاملین میں سے تھے۔[11]

اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو نبوت تمام انبیاء سے قبل مل گئی لیکن آپؐ کی بعثت آخر میں عمل میں لائی گئی۔ اس کی تصدیق قرآن وسنت سے ہوئی ہے، جیسا کہ سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے اس عہد وپیمان کا ذکر فرمایا جو انبیاء سے کروایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ﴾.[12]

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب وحکمت (کی قسم) سے دوں پھر تمہارے پاس کوئی رسول اس (چیز) کی تصدیق کرنے والا آئے جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس (رسول) پر ایمان لانا اور ضرور اس کی نصرت کرنا"۔

ابن سحاقؒ نے لکھا ہے کہ نبی ﷺ کو کعبہ کی تعمیر جدید کے پانچ سال بعد مبعوث کیا گیا، جب آپؐ عمر مبارک چالیس سال تھی۔[13]

ابن ہشامؒ نے "السیرۃ النبویۃ" میں بعثت نبویؐ کے بارے میں ابن اسحاقؒ ہی کی روایات کو بیان کیا ہے۔ جس میں انہوں نے نبوت کا چالیس سال کی عمر میں ملنا اور تمام انبیاء سے عہد وپیمان لینا کہ وہ نبی کریمؐ کی تائید ونصرت کریں گے۔ جیسا کہ سیرت ابن ہشام میں ہے :

"فلما بلغ محمد رسول الله ﷺ أربعين سنة بعثه الله تعالى رحمة للعالمين، وكافة للناس بشيرا، وكان الله تبارك وتعالى قد أخذ الميثاق على كل نبي بعثه قبله بالإيمان به، والتصديق له، والنصر له على من خالفه".[14]

"جب آپؐ کی عمر چالیس سال ہوئی اللہ نے آپ کو رحمت العالمین بنا کر بھیجا، آپؐ سب لوگوں کے لئے خوش خبری ہیں اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے آپؐ پر ایمان، تصدیق کرنے اور مدد کرنے کا عہد لیا"۔

ان دونوں روایتوں سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ حضورؐ کو تمام انبیاء سے قبل نبوت عطا کی گئی مگر مبعوث چالیس سال کی عمر میں کیا گیا جیسا کہ سیرۃ ابن اسحاق اور سیرۃ ابن ہشام میں ذکر کیا گیا ہے۔

ابن سعدؒ نے "الطبقات" باب "ذکر نبوۃ" میں روایت کیا ہے کہ ایک شخص کے سوال کے جواب میں آپؐ نے فرمایا:

"كتب نبياً وآدم بين الروح والجسد".[15]

"میں نبی تھا جب آدمؑ روح اور جسم کے درمیان تھے"۔

ایک دوسری سند کے ساتھ اسی حدیث کو بیان کیا مگر الفاظ حدیث میں فرق ہے:

"قال بين الروح والطين والجسد".[16]

اس حدیث میں "طین" کے لفظ کا فرق ہے۔

ابن سعدؒ نے ایک تیسری روایت بھی بیان کی ہے جو جابر بن عامرؓ کی ہے کہ جب حضورؐ سے کسی شخص نے سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا:

"آدم بين الروحِ والجسد حين اخذ منى الميثاق".[17]

"آدمؑ جسم اور روح کے درمیان تھے جب مجھ سے عہد لیا گیا"۔

اس روایت میں میثاق کا اضافہ ہے۔اس سے وہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو منتخب پہلے کیا اور مبعوث بعد میں کیا، جیسا کہ ابن سعدؒ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے:

"كنت اول الناس فى الخلق و اخرهم فى البعث".[18]

"میں تخلیق میں اول ہوں، بعثت میں آخر میں ہوں"۔

اس حدیث سے تمام روایات جن میں ظاہری تعارض نظر آتا تھا وہ دور ہو گیا ہے۔ قاضی عیاضؒ نے "الشفا" میں ابن عباسؓ کی اس روایت کو بیان کیا ہے جس میں فرمایا:

"مكث النبي ﷺ بمكة خمس عشرة سنة، يسمع الصوت ويرى الضوء سبع سنين ولا يرى شيئاً، وثمان سنين يوحى إليه".[19]

"ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مکہ میں پندرہ سال اس طرح گزارے پہلے سات سالوں میں ایک آواز سنتے تھے اور روشنی دیکھتے تھے لیکن کوئی چیز نظر نہ آتی اور آٹھ سالوں میں آپؐ پر وحی نازل ہوتی رہی"۔

لیکن علامہ احمد بن محمد بن محمد الشمنی جنہوں نے اس کتاب "الشفا" کی تخریج اور تزئین کی ہے، کی رائے کے مطابق (قولہ) بمكة خمس عشرة سنة:

"هذا يتأنى على القول المرجوح وهو أنه عليه السلام عاش خمسا وستين سنة والصحيح أنه عاش ثلاثا وستين سنة، أقام منها بعد النبوة بمكة ثلاثة عشر سنة على الصحيح وفي المدينة عشرا بلا خلاف".[20]

علامہ احمد بن محمدؒ نے ابن عباسؓ کی روایت کے ضمن میں لکھا ہے کہ پندرہ سالہ مکی دور والی روایت مرجوح ہے جبکہ صحیح بات یہ ہے کہ نبی ﷺ نبوت کے بعد تیرہ سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں رہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

قاضی عیاضؒ نے اس کے متعلق قاضی قشیریؒ کا قول بھی نقل کیا ہے:

"وطهره الله في الميثاق وبعيد أن يأخذ منه الميثاق قبل خلقه ثم يأخذ ميثاق النبيين بالإيمان به ونصره قبل مولده بدهور".[21]

"اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو روز ازل سے پاک پیدا کیا، یہ بات قرین قیاس نہ ہے کہ ولادت سے پہلے آپؐ سے میثاق عبادت لیا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے نبی کریمؐ پر ایمان لانے اور ان کی تائید کرنے کا وعدہ لیا"۔

حافظ ابن قیمؒ نے "زاد المعاد" میں نبی کریم ﷺ کی بعثت کی عمر کے بارے میں ایک خوبصورت بات لکھی ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ چالیس سال کی عمر میں آپؐ پر وحی نازل ہوئی یعنی مبعوث ہوئے۔ یہ کمال عمر ہوتی ہے، یہ کمال عقل کا وقت ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ انبیاء اسی عمر میں مبعوث ہوا کرتے ہیں۔ ابن قیمؒ کے الفاظ درج ذیل ہیں:

" بعثه الله على رأس أربعين وهي سن الكمال. قيل: ولها تبعث الرسل".[22]

"اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطاء کرتا ہے اور یہ کمال عمر ہوتی ہے جب رسولوں کو مبعوث کیا جاتا ہے"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو نبوت چالیس سال کی عمر میں ملی ہے۔ عبدالرحمن سہیلیؒ نے ابن اسحاقؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

"حضورؐ کی جب چالیس سال عمر مبارک ہوئی تو رحمۃ للعٰلمین کا تاج سر پر رکھا"۔[23]

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے بھی "نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب" میں اسی موقف کو اختیار کیا ہے:

"جب آپؐ چالیس سال کے ہوئے تو آپؐ کو خلوت محبوب ہو گئی۔ غار حراء میں تشریف لے گئے، کئی روز وہاں رہتے۔ نبوت سے چھ مہینے پہلے سچے خوابوں کا آغاز ہوا۔ ایک دن اچانک ربیع الاول کی آٹھویں دوشنبہ کے دن جبریل علیہ لسلام آئے۔ سورۃ "اقرأ" کی آیتیں آپؐ پر لائے"۔ [24]

امام بیہقیؒ نے "دلائل النبوۃ" میں بعثت نبویؐ کے بارے میں ان روایات کا ذکر کیا ہے جن میں حضورﷺ نے فرمایا:

"جب آدمؑ روح اور جسم کے درمیان تھے میں اس وقت نبی تھا"۔ [25]

امام بیہقیؒ نے عرباض بن ساریہؓ کی وہ روایت بھی بیان کی ہے جس کا ذکر مسند احمد بروایت عرباض بن ساریہؓ ہوا ہے۔ اس میں جو اضافہ امام بیہقیؒ نے بیان کیا ہے وہ یہ ہے:

" وإن أم رسول الله ﷺ رأت حين وضعته نورا أضاءت له قصور الشام ثم تلا:
﴿يا أيها النبي إنا أرسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا إلى الله بإذنه وسراجا منيرا﴾". [26]

"آپؐ کی والدہ نے ولادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے محلات روشن ہو گئے پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ "اے نبیؐ! ہم نے آپ کو شاہد، مبشر، نزیر، داعی الی اللہ اور روشن سورج بنا کر بھیجا"۔

اس روایت کو مسند احمد میں امام احمد بن حنبلؒ نے مسند شامین بروایت عرباضؓ بن ساریہ ذکر کیا ہے مگر جو اضافہ امام بیہقیؒ نے بیان کیا ہے وہ مسند میں نہیں ہے۔ امام بیہقیؒ نے رسولؐ کی بعثت کے سال، مہینہ اور دن کو الگ الگ ابواب کے تحت بیان کیا ہے۔ جس میں بعثت کا سال چالیسواں، مہینہ رمضان کا، دن یوم الاثنین یعنی پیر کا دن بیان فرمایا۔ [27]

اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضورؐ کی عمر مبارک چالیس سال، دن پیر کا اور مہینہ رمضان کا تھا جس وقت آپؐ کو مبعوث کیا گیا۔

قاضی سلیمان منصور پوریؒ نے اپنی کتاب "رحمۃ للعلمین" میں "بعثت و نبوت" کے عنوان سے حضورﷺ کی بعثت کے بارے لکھا ہے۔ عمر مبارک چالیس سال، سال قمری پر ایک دن اوپر ہوا تو، ربیع الاول، میلادی کو بروز دوشنبہ روح الامین خدا کا حکم لے کر آنحضورؐ کے پاس آیا، آپؐ اس وقت غار حراء میں تھے۔ [28]

پیر محمد کرم شاہؒ نے "ضیاء النبیؐ" میں عمر مبارک چالیس سال، ربیع الاول کا ماہ، بیداری کی حالت میں وحی کا آغاز رمضان شریف میں ہوا۔[29] پیر محمد کرم شاہؒ نے تحقیق سے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ اسکی رات کو رمضان کے مہینہ میں پہلی وحی نازل ہوئی۔[30]

نتیجہ بحث:

بعثت نبویؐ کے متعلق صحاح ستہ، مسند احمد اور کتب سیرت کی ان تمام روایات کی تحقیق و تخریج کے بعد تجزیہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ محدثین عظام نے بعثت نبویؐ کے متعلق جن روایات کو بیان کیا ہے وہ صحت کے لحاظ سے مستند احادیث ہیں۔ لیکن ان میں جہاں کہیں کوئی معمولی اختلاف موجود ہے تو اس کی تطبیق ممکن ہے، جس کی چند امثلہ مذکورہ بحث میں بیان کردی گئی ہیں۔ نیز معروف سیرت نگاروں نے بھی ان روایات پر اعتبار کرتے ہوئے مستند کتب سیرت جیسا کہ سیرت ابن اسحاق، سیرت ابن ہشام، الطبقات الکبریٰ، دلائل النبوۃ، زاد المعاد، الروض الانف، رحمۃ للعلمین، ضیاء النبی، نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب وغیرہ میں ان کو بیان کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعثت نبویؐ کی جزئیات کے متعلق بعض اختلافی روایات اگرچہ مستند اور صحیح ہیں لیکن ان کے مابین ایسی تطبیق دی جاسکتی ہے جس سے اختلاف رفع ہو جاتا ہے۔

حوالہ جات و حواشی

1 القرآن، الاحزاب: 21

2 بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب مناقب الانصا، باب مبعث النبیؐ، حدیث: 3851

3 بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب مناقب الانصار، باب ہجرۃ النبیؐ واصحابہ الی المدینۃ، حدیث: 3902۔3903

4 ابو داؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب التخییر بین الانبیاء، دار السلام، الریاض، 1999ء، حدیث: 4671

5 ایضاً، حدیث: 4673

6 مسلم بن حجاج، کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا علی جمیع الخلائق، حدیث: 2278

7 احمد بن حنبل، المسند، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 2001ء، ج: 28، ص: 380379، حدیث: 17150

8 احمد بن حنبل، المسند، (مسند ابن عباس: 2110، 2017، 3516، 3517، 6242)، (مسند بصریین: 20872)۔

(مسند خلفاء راشدین:883)، (مسند الشامین:17281،17280،2195)

9 احمد بن حنبل، المسند، ج:3، ص:462، حدیث:2017

10 ایضاً، ج:34، ص:202، حدیث:20596

11 ابن ہشام، عبدالملک بن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج: 1، ص: 118

12 القرآن، آل عمران: 81

13 ابن ہشام، عبدالملک بن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج: 1، ص: 118

14 ایضاً، ج: 1، ص: 118

15 ابن سعد، محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: 1، ص: 75

16 ایضاً، ج: 1، ص: 75

17 ایضاً، ج: 1، ص: 70

18 ایضاً، ج: 1، ص: 71

19 القاضی، ابو الفضل عیاض، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، ج: 2، ص: 65

20 ایضاً، ج: 2، ص: 65

21 ایضاً، ج: 2، ص: 70

22 ابن قیم، محمد بن ابی بکر، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، وحیدی کتب خانہ، پشاور، س ط ندارد، ج: 1، ص: 31

23 السہیلی، عبدالرحمن، الروض الانف (مترجم ضیاء المصنفین)، ج: 1، ص: 511

24 تھانوی، اشرف علی، نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب، اسلامی کتب خانہ، لاہور، س ط ندارد، ص: 34

25 البیہقی، احمد بن الحسین، دلائل النبوۃ، ج: 2، ص: 129

26 ایضاً، ج: 2، ص: 129

27 ایضاً، ج: 2، ص: 130

28 منصور پوری، سلیمان، رحمۃ للعلمین، ج: 1، ص: 54

29 الازہری، محمد کرم شاہ، پیر، ضیاء النبی ﷺ، ج: 1، ص: 206

30 ایضاً، ج: 1، ص: 208